سوال

(144) باپ کا تمام جائداد اولاد میں سے کسی ایک کو ہبہ کردینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک علماء کرام کا سایہ ہمارے سر پر سلامت رکھے آمین۔

ایک آدمی فوت ہوگیا ہے اپنے والدین کی موجودگی میں وہ شادی شدہ تھا اس کی 2 بیٹیاں ہیں بس بیوی نے زندگی میں طلاق لے لی تھی والد محترم نے اس کی زندگی میں جائداد کا حصہ ہر ایک بھائی کو دے دیا کہ اپنا اپنا گھر بناؤ مگر کسی کو جائداد نام کروانے کی اجازت نہیں دی ٹوٹل 6 بھائی ہیں سب سے بڑے 2 بھائیوں نے اپنے گھر بنائے اس کے بعد تیسرے بھائی کا انتقال ہوا 2 سال بعد حضرت والد محترم رحمہ اللہ کا انتقال ہوا جائداد تقسیم کا مسئلہ درپیش ہے ازراہ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔ زندگی میں اپنی جائیداد ورثا کو دے دینا تقسیم وراثت نہیں بلکہ ہبہ کے قائم مقام ہے، کیونکہ تقسیم وراثت کی شرائط میں سے ہے کہ موّرث (یعنی صاحبِ ترکہ) فوت ہوجائے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص زندگی میں اپنا مال تقسیم کردے تو یہ ہبہ متصوّر ہوگا اگر اس میں شرعی ہبہ کے منافی کوئی کام نہ ہو۔

2۔ اگر اولاد کو ہبہ کیا جائے تو ضروری ہے کہ سب میں برابری کی جائے۔ اولاد میں بعض کو دینا اور دوسروں کا نہ دینا یا بعض کو زیادہ اور بعض کو کم دینا ناجائز ہے، اگر ایسا ہو تو ہبہ واپس لوٹا دیا جائے گا۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ سیدنا نعمان بن بشیر کو ان کے والد بشیر نے کچھ ہبہ کیا اور پھر اپنی بیوی کے کہنے پر رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اس پر گواہ بننے کی درخواست کی۔ رسول کریم ﷺ نے پوچھا:

«أكل ولدك نحلت مثله؟» کہ کیا تو نے اپنی باقی تمام اولاد کو بھی اسی کی مثل ہبہ کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: «فارجعه» کہ اس کو واپس لے لو۔ (صحیح البخاری: 2586)

بعض علماء نے ہبہ میں قبضہ کو بطور شرط بیان کیا ہے۔

اگر یہ ہبہ کی شرائط پوری ہیں تو یہ ہبہ صحیح ہے یہ ترکہ میں شامل نہیں ہوگا، ورنہ اسے لوٹا کر ترکہ میں شامل کیا جائے گا اور تمام ورثا میں ان کے حصص کے مطابق تقسیم کردیا جائے گا۔

3۔ سوال سے محسوس ہوتا ہے کہ والد صاحب کی وفات کے وقت ان کے پانچ بیٹے، بیوہ اور دو پوتیاں زندہ تھے۔ والد کی زندگی میں فوت شدہ بیٹا والد کے ترکہ کا وارث نہیں ہوگا، کیونکہ وارث کیلیئے مورث کی وفات کے وقت زندہ ہونا شرط ہے۔

اگر ان کے علاوہ اور کوئی وارث نہیں تو بیوہ کو میت کی اولاد کی موجودگی کی وجہ سے کل ترکہ کا آٹھواں (فرضی) حصہ ملے گا، فرمانِ باری ہے:

فإن کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم۔۔۔ النساء: 12

کہ اگر تمہاری (یعنی میت کی) اولاد ہو تو ان (بیویوں) کیلیئے ترکہ کا آٹھواں حصہ ہے۔

باقی سارا مال بیٹوں میں برابر تقسیم ہوگا، پوتیاں محروم ہیں، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ»۔۔۔ صحیح البخاري و مسلم

''مقرر کردہ (فرضی) حصے ان کے مستحقین (اصحاب الفرائض) تک پہنچا دو، اگر کچھ باقی بچ جائے تو وہ سارا قریبی ترین مرد رشتے دار (عصبہ) کیلیئے ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد3